Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۲۱ صفر ۱۴۱۱ھ ، ۱۲ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۱۲ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۵۷

مستجاب الدعوات خدا

"آج دنیا میں کوئی احمدی گھر شاذ ہی ایسا ہو گا جس نے اس افتخار نور سے حصہ نہ پایا ہو جس میں ایسے گواہ نہ قائم ہو گئے ہوں جو اپنے ذاتی تجارب سے گواہی دے سکتے ہوں کہ ہم نے خدا کو مستجاب الدعوات پایا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
ضمیمہ مصباح جولائی ۱۹۹۰ء صـ۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو ۔ بہت ہی تھوڑے ہونگے جو ایسا کرتے ہوں ۔ اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے یہ کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جاوے ۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے ۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو ۔ اسی طرح بیوی کرے تاکہ اس سے کثرت سے اولاد پیدا ہو ۔ اور وہ اولاد دین کی سچی خدمتگذار ہو ۔ اور نیز جذباتِ نفس سے محفوظ رہے ۔ اس کے سوا جس قدر خیالات ہیں وہ خراب ہیں ۔ رحم اور تقویٰ مدنظر ہو تو بعض باتیں جائز ہو جاتی ہیں ۔ اس صورت میں اگر مال بھی چھوڑتا ہے اور جائیداد بھی اولاد کے واسطے چھوڑتا ہے تو ثواب ملتا ہے لیکن اگر صرف جانشین بنانے کا خیال ہے اور اس نیت سے سب ہم و غم رکھتا ہے تو پھر گناہ ہے ۔ اس قسم کے قصور اور کسریں ہوتی ہیں جن سے تاریکی میں ایمان رہتا ہے لیکن جب ہر حرکت و سکون خدا ہی کے لئے ہو جاوے تو ایمان روشن ہو جاتا ہے ۔ ...... ہر کام میں اس کے خدا ہی مدنظر ہو ۔ کھانے پینے عمارت بنانے ۔ دوست دشمن کے معاملات ۔ غرض ہر کام میں خدا تعالیٰ ملحوظ ہو تو سب کاروبار عبادت ہو جاتا ہے ۔ لیکن جب مقصود متفرق ہوں، پھر وہ شرک کہلاتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ ۳۸۲-۳۸۳)

اعلان نکاح

عزیزہ زاہدہ چوہدری بنت مکرم چوہدری عبدالرزاق خان صاحب اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی کام محکمہ ریلوے (ریٹائرڈ) کا نکاح مکرم نجیب پاشا چوہدری صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب چوہدری مقیم کینیڈا کے ساتھ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۹۰ء کو بعد نماز مغرب بیت المہدی ربوہ میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا ۔

عزیزہ زاہدہ چوہدری حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت چوہدری عبدالحیٰ خان صاحب (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) کی پوتی ہیں ۔

مکرم مبرور احمد صاحب مظفر ابن مکرم مبارک احمد صاحب (سرگودھا) کا نکاح مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء کو عزیزہ فضیلت ملک صاحبہ دختر ملک فیض الرحمان صاحب سے حق مہر مبلغ ۱۵ ہزار روپے پر بیت المہدی ربوہ میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھا ۔

مکرم شیخ عمر احمد صاحب منیر اور عزیزہ فوزیہ عزیز صاحبہ بنت مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پچیس ہزار روپے مہر پر بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۰ء کو کیا ۔

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب منیر اور عزیزہ مکرمہ عطیہ مبارکہ صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب ظفر کے نکاح کا اعلان مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مربی امریکہ نے پچیس ہزار روپے مہر پر بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۰ء کو کیا ۔

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے ۔

خشیت اللہ، یا اللہ سے ڈرنے کا حقیقی مفہوم

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو)

"میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ہم میں سے خشیت اللہ یا اللہ کے خوف کا لفظ یا فقرہ استعمال تو کرتے ہیں مگر خود انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کیا معنے ہیں ۔ مثلاً ایک شخص اپنے بھائی کو بڑی رعونت کے ساتھ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا حالانکہ یہ فقرہ بتا رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اللہ سے بھی نہیں ڈر رہا ۔ کیونکہ اللہ سے ڈرنے کا وہ مفہوم نہیں ہے جو ایک شیر یا بھیڑیئے سے ڈرنے کا مفہوم ہے ۔ ایک بھیڑ یا بھیڑیئے کے سامنے جب آتا ہے تو اس بھیڑ کے دل میں خوف کی ایک حالت پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن خشیت اللہ سے ہماری یہ مراد نہیں نہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہماری یہ مراد ہے وہاں تو مراد ہی کچھ اور ہے ۔ پس جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا ۔ اگر وہ اس فقرہ کے معنی کو سمجھتا ہو تو وہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی عاجز بندہ نہیں ہے ۔ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی نااہل نہیں ہے ۔ میرے جیسا دنیا میں اور کوئی کم مایہ نہیں ہے ۔ میں نے اپنے رب کی عظمت کو پہچانا اور اس کے مقام کا عرفان حاصل کیا اور مجھے پتہ ہے اور میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں سب کچھ وہی ہے کوئی طاقت ہمیں حاصل نہیں ۔ جب تک وہ ہمیں طاقت نہ دے ۔ کوئی علم ہمیں حاصل نہیں جب تک کہ وہ ہمیں علم عطا نہ کرے ۔ کوئی خوبی ہمیں حاصل نہیں جب تک کہ ہم اس سے خوبی کو حاصل کرنے والے نہ ہوں اور اسی کے فضل سے حاصل کرنے والے نہ ہوں ۔ کوئی حسن ہم میں نہیں جب تک کہ اس کے حسن کا پرتو ہم پر نہ ہو اور احسان کرنے کی کوئی قوت ہم میں نہیں ۔ جب تک کہ وہ محسنِ حقیقی ہمیں یہ قوت

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲، تبوک ۱۳۶۹ ہش ـــ ۱۲، ستمبر ۱۹۹۰ء

خاتمہ بالخیر کی فکر

اللہ تعالیٰ نے اپنی جو بے انتہا نعمتوں سے بھری ہوئی دنیا پیدا کی ہے اس میں انسان کو ایک مائل بہ جستجو دل دے کر پیدا کر دیا۔ ذھن و دل کی یہ جولانیاں ہر لمحہ نئے سے نئے مراحل کو جنم دیتی ہیں اور ایک کے بعد دوسرا جہان تلاش کرنے پر اکساتی رہتی ہیں۔ وہ انسان جو روشنیٔ طبع رکھتے ہیں، اس کے ہاتھوں سے ہر وقت پریشان رہتے ہیں اگرچہ یہی پریشانی ان کی زندگی کا حاصل بھی ہوتی ہے۔

روشنیٔ طبع اس دنیا میں ایک ایسی کشمکش کو جنم دیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان بعض اوقات نیک و بد کی تمیز کھو بیٹھتا ہے کبھی شیطان کا آلۂ بھی بن جاتا ہے اور کبھی نیکی کی منازل کی طرف چلتا چلا جاتا ہے۔ یہ دنیا اور اس کی جدوجہد جہاں انسان کو نت نئے کام کرنے پر اکساتی رہتی ہے وہیں ایک بڑی ضروری بات یہ بھی پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ انسان کو ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی طرف توجہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ جب وہ اس دنیا کی زندگی ختم کر کے اپنے رب کے پاس حاضر ہو تو اس کے مولا کی نظریں پیار سے اس کی طرف پڑیں۔ خدا نہ کرے کہ مولا کریم کی نگاہوں میں محبت کی بجائے ناراضگی کا کوئی پہلو ہو۔ جہنم کی سب سے بڑی اذیت مولا کریم کی ناراضگی کی آگ ہے جو جسم کو ہی نہیں روح کو بھی جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

وہ شخص بڑا ہی خوش قسمت ہوگا جس پر اس کے مولا کریم کی محبت بھری نظر پڑے۔

زندگی کے ہر مرحلے پر۔ صبح صادق کی پہلی کرن سے لیکر رات کی مکمل تاریکی تک۔ رات کی تاریکی میں نیند کے مدہوش لمحوں سے لے کر اگلے دن کے آغاز تک ہر لمحہ خاتمہ بالخیر کی فکر میں بسر ہونا چاہیئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ جملہ ہر لمحہ سامنے رہنا ضروری ہے۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"

خدا کرے کہ ہر احمدی کے دن رات ایسے ہی فکروں میں بسر ہوں!

آدمیت کو شرف ہے تو تیری ذات سے ہے
نطق انساں کو جو ہے فخر تیری بات سے ہے
کون اندازہ کرے دن کی تجلی کیا تھی
روشنی عالم امکاں میں تیری ذات سے ہے

ـــ ابوالاقبال ـــ

میں نے دریا دریا کی لہروں سے پیاس بجھائی ہے
اور اب میرے دل میں ایک سمندر کی گہرائی ہے

مجھ کو اب تو رشک آتا ہے اپنی ہی پروازوں پر
کس نے میرے بے پر اُڑ سکنے پر گرہ لگائی ہے

میں تو ہر اک محفل کے ہنگامے میں بھی تنہا ہوں
تُو نے تنہا تنہا ہو کر بھی اک بزم سجائی ہے

اس پت جھڑ کے موسم میں ہر پتّہ ڈرتا رہتا ہے
جانا تو ہے سب نے لیکن باری کس کی آئی ہے

دینے کو تو میں نے ہر میدان میں تیرا ساتھ دیا
پر اب تو جس منزل میں ہے وہ تو ایک چڑھائی ہے

ایک تمہارے گھر میں ہمارا جشنِ تشکّر مَن نہ سکا
ورنہ ساری دنیا میں ہم نے تقریب منائی ہے

میں نے جس پر جان چھڑک دی اس کو دشمن کہتے ہو
میں نے جس کا دُکھ بانٹا ہے وہ تو میرا بھائی ہے

تم کس سردی اور گرمی کی باتیں کرتے رہتے ہو
یہ شبنم بھی ہرجائی ہے اور شعلہ بھی ہرجائی ہے

وہ "ایف آئی آر" سے میری بدنامی کے خواہاں ہیں
میں ہر شخص سے کہتا ہوں کہ یہ عزّت افزائی ہے

آنکھوں کو نم رکھنے سے ہر منظر دُھندلا دُھندلا ہے
جی بھر کے نسیم اب رو لو تم تاریکی ہے تنہائی ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر

قسط نمبر ۴، آخری

طاعون وقت ۔۔ ایڈز

ابتداء میں اس مرض کے متعلق زیادہ معلومات نہ ہونے کے باعث بیماری کے مختلف ادوار میں پیدا ہونے والی علامات کو گڈمڈ کر دیا گیا تھا لیکن اب بہتر معلومات حاصل ہونے کے باعث HIV انفیکشن کو نظامِ دفاع کی بتدریج کمزوری کے مطابق مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انفیکشن کا آخری دور جس میں نظام دفاع بُری طرح متاثر ہو چکا ہوتا ہے اور مریض طرح طرح کے اپرچیونسٹک (OPPERTUNISTIC) انفیکشنز میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس دَور کو ایڈز (AIDS) کا نام دیا گیا ہے

HIV انفیکشن کو چھ مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انفیکشن کے پہلے دَور میں T4 خلیوں کی تعداد عام طور پر نارمل کے قریب ہوتی ہے یعنی ۸۰۰ خلیے فی مربع ملی میٹر خون ۔ اور مریض اپنے آپ کو ٹھیک ٹھاک محسوس کرتا ہے

چھ ماہ سے ایک سال کے اندر مختلف لمف غدود پھولنے شروع ہو جاتے ہیں۔ (CHRONIC LYMPHADENOPATHY)

چند سالوں کے اندر ٹسٹوں کی مدد سے نظام دفاع میں مزید نقائص نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں لیکن مریض میں ابھی مزید کوئی علامات موجود نہیں ہوتیں۔ اب T4 خلیوں کی تعداد ۴۰۰ خلیے فی مربع ملی میٹر خون سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور مریض جلد کے ٹسٹوں (SKIN TESTS) میں غیر معمولی پن ظاہر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب خلیوں کی تعداد مزید گرتی ہے تو مرض کی ظاہری علامات بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

پہلے جلد اور میوکس ممبرین (MUCOUS MEMBRANES) کے انفیکشن کی صورت میں اور پھر انفیکشن سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

HIV انفیکشن کے دوران کسی بھی وقت مریض میں سرطان (KAPOSI,S SARCOMA) اور اعصابی نظام کے نقائص پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی خاص دَور کے ساتھ وابستہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ نئی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ان کے ظاہر ہونے کا تعلق نظام دفاع کے کمزور پڑنے سے نہیں ہے (کینسرز کو پہلے مرض کی آخری علامتوں میں شمار کیا جاتا تھا)

اس مرض کی اعصابی علامات میں یادداشت کی کمی اور پہچاننے اور فیصلہ کرنے کی قوت میں کمی آجاتی ہے۔ مریض کی سوچ اور حرکات غیر معین ہو جاتی ہیں۔ (AIDS DEMENTIA COMPLEX)

کینسر میں جلد کے کینسر (KAPOSI,S SARCOMA) کے علاوہ کئی لمفوماز (LYMPHOMAS) اور مقعد اور زبان کے کینسر شامل ہیں۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایک دفعہ جسم میں داخل ہو جانے کے بعد یہ جراثیم نہ تو خود بخود مرتے ہیں اور نہ ہی جسم کا نظامِ دفاع انہیں مار سکتا ہے۔ اور انفیکشن ہمیشہ کے لئے جسم میں گھر کر لیتا ہے۔ اسی لئے اگر اس بیماری کا علاج دریافت نہ ہوا تو خیال ہے کہ بالآخر اس انفیکشن میں مبتلا ہونے والے تمام مریض بیماری کے آخری دَور میں داخل ہو کر ہلاک ہو جائیں گے

علاج

کوئی بھی علاج خواہ وہ کسی قسم کے جراثیم کے خلاف ہو اس کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ یا تو وہ ان جراثیم کو مار دے یا پھر اُن کی تعداد کو بڑھنے سے روک دے۔ اور یہ کام جراثیم کے میزبان (مریض) کو کم سے کم نقصان پہنچاتے ہوئے ہونا چاہیئے۔

وائرس کے علاوہ دوسری قسموں کے جراثیم کے علاج میں ایسا کرنا اتنا مشکل کام نہیں کیونکہ ان کے اور انسانی خلیوں کے میٹابلزم (METABLISM) میں کئی بنیادی فرق ہیں جو اس بات کو آسان بنا دیتے ہیں۔ مثلاً بکٹیریا کے خلاف عام طور پر استعمال کی جانے والی دوا پنسلین بکٹیریا کی بیرونی دیوار (BACTERIAL CELL WALL) کو بننے سے روکتی ہے اور اس طرح سے اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ لیکن انسانی خلیے میں بیرونی دیوار ہوتی ہی نہیں اس لئے پنسلین اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

وائرس کے علاج میں مشکل یہ ہے کہ وائرس بذاتِ خود جنیٹک مادے (RNA یا DNA) سے بنا ہوتا ہے جو گلائیکو پروٹین (GLYCOPROTEINS) اور چربی (LIPIDS) میں لپٹا ہوتا ہے۔ یعنی مکمل خلیے کے سامان اس میں موجود نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہ اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ خود سے اپنی نسل بڑھا سکے۔ اس لئے اس مقصد کے لئے وہ کسی اور جاندار خلیے میں داخل ہو کر اس کی مشینری کو استعمال کرتا ہے۔ اس لئے کسی بھی دوا کیلئے وائرس اور اس کے میزبان خلیے کی پروٹین کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ میزبان خلیہ وائرس کی زندگی میں پورا پورا حصہ لے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے خود دوائیں وائرس کے خلاف تیار کی جائیں وہ لازماً میزبان خلیے کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

کوئی بھی دوائی (پنسلین بھی) SIDE EEFECTS اور زہریلے اثرات سے پاک نہیں ہوتی۔ مریض کے علاج میں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ دوائی کے فائدہ اور اس کے زہریلے اثرات کے درمیان کیا نسبت ہے۔ اس نسبت کو تھیراپیوٹک انڈیکس (THERAPEUTIC INDEX) سے ناپا جاتا ہے۔ یعنی دوائی کی زہریلی مقدار

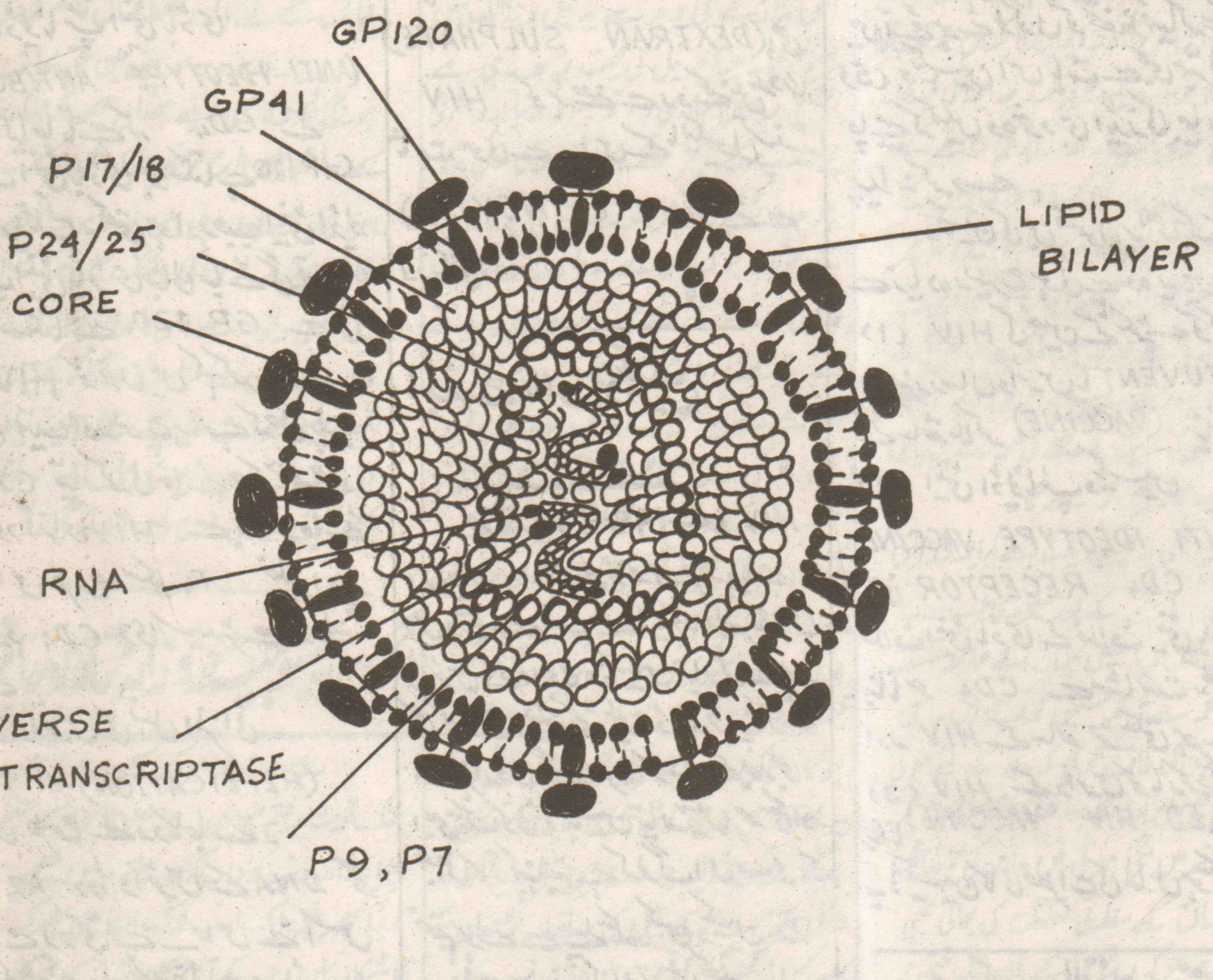

HIV ۔۔ ایڈز وائرس کا تصویری خاکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور علاج کے لئے استعمال کی جانے والی مقدار میں کیا نسبت ہے۔

جتنا تھیراپیوٹک انڈیکس زیادہ ہوگا اتنی ہی دوا کم زہریلی ہوگی۔ چھوٹی موٹی بیماریوں کے لئے تو زیادہ تھیراپیوٹک انڈیکس والی دوائیں ہی استعمال کرنی چاہئیں۔ لیکن ایسی بیماریاں جن سے مریض کی جان کو خطرہ ہو ان میں کم تھیراپیوٹک انڈیکس والی دواؤں کو بھی مجبوراً استعمال کرنا پڑتا ہے۔

ایڈز کی بیماری کے خلاف اگرچہ اس وقت بعض دوائیں استعمال کی جارہی ہیں جن سے مریض کی زندگی تھوڑے سے عرصہ کے لئے لمبی ہو جاتی ہے۔ لیکن ابھی تک اس کے لئے کوئی شافی دوا تیار نہیں کی جاسکی۔ سائنس دان دن رات اس کوشش میں مصروف ہیں کہ کوئی کارآمد دوا تلاش کرلیں۔ اس تلاش میں اس وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کام ہو رہا ہے۔

۱۔ ایسی دوا ڈھونڈی جائے جو کہ وائرس کو انسانی خلیے کے ساتھ جڑنے سے روکے چنانچہ GP 120 کے خلاف اینٹی باڈی بنانے پر کافی ریسرچ کی گئی ہے۔

(2)۔ دوسری سوچ یہ ہے کہ CD4 کے مخالف اینٹی باڈی (ANTIBODY) کے خلاف اینٹی باڈی بنائی جائے۔ یعنی اینٹی اڈیوٹائپ اینٹی باڈی (ANTI IDEOTYPE ANTIBODY) خیال کیا جاتا ہے کہ CD4 کے خلاف اینٹی باڈی ہوسکتا ہے GP120 سے مماثلت رکھتی ہو اور جب اینٹی اڈیو ٹائپ اینٹی باڈی بنالی جائے گی تو وہ ہوسکتا ہے GP 120 سے مل کر HIV کو خون میں کم کردے۔

(3) ایک اور سوچ یہ ہے کہ حل پذیر CD4 تیار کرلی جائے جو کہ جسم میں موجود آزاد HIV سے بندھ جائے اور اس طرح اسکو T4 خلیوں پر موجود CD4 ری سیپٹر سے نہ ملنے دے۔

(4) وائرس کی نسل افزائی (REPLICATION) کو کسی طرح سے روکا جائے۔ AZT دوا وائرس کے DNA کو بننے سے روکتی ہے۔ اس لئے اس انفیکشن میں مددگار ثابت ہوئی ہے)

(5) نئے وائرس جب خلیے کی سطح سے پھوٹتے ہیں۔ اس وقت INTERFERON

کی مدد سے انہیں ختم کیا جائے۔

ابھی تک جو دوائیں اس مرض میں استعمال ہوئی ہیں۔ ان میں AZT نے سب سے بہتر نتائج دیئے ہیں اور مریضوں کی میڈین سروائیول ٹائم کو تقریباً ایک سال تک بڑھانے میں کامیابی ہوئی ہے (MEDIAN SURVIVAL TIME) یعنی وہ وقت جب تک ۵۰٪ مریض مرجائیں)

AZT کو اگر مرض کے شروع میں استعمال کیا جائے تو بہتر نتائج دیتی ہے AZT بلڈ برین بیریر (BLOOD BRAIN BARRIER) کو بھی پار کرلیتی ہے اور ایڈز کے مریضوں کی اعصابی علامات کو دور کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوئی ہے۔

AZT کا نقصان یہ ہے کہ وہ ہڈی کے گودے کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے اکثر مریض اینیمیا (ANEMIA) کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تازہ رپورٹس کے مطابق DDL دوا اتنی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے جتنی کہ AZT لیکن اس کے سائیڈ ایفیکٹس (SIDE EFFECTS) کم بتائے جاتے ہیں۔ یہ دوا وائرس کے اینزائم پر منفی اثر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈیکسٹرین سلفیٹ (DEXTRAN SULPHATE) بھی HIV کو بڑھنے سے روکنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ اس کے مالیکیول سنسیٹیا (SYNCYTIA) کو بننے سے روکتے ہیں

ایڈز کے خلاف ویکسین

جب سے (1984) HIV اس بیماری کا ذمہ دار وائرس قرار پایا ہے۔ اس وقت سے سب سے زیادہ ریسرچ اس وائرس کے خلاف ویکسین تیار کرنے پر کی گئی ہے۔ لیکن کئی ملین ڈالر خرچ کرنے اور ہزاروں گھنٹے صرف کرنے کے بعد بھی ابھی تک کوئی ویکسین تیار نہیں ہوسکی اور بعض کا تو کہنا یہ ہے کہ لوگ اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے تک کسی ویکسین کے دریافت ہونے کی امید نہ رکھیں۔

اس کی کیا وجہ ہے؟

HIV کے خلاف ویکسین کی تیاری میں فی الحال بہت سی مشکلات ہیں ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ HIV مستقلاً اپنی شکل تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اور یہ تبدیلیاں خاص طور پر GP 120 میں واقع ہوتی ہیں۔ جبکہ سائنسدانوں کا رجحان بھی سب سے زیادہ وائرس کے اسی حصے کے خلاف ویکسین بنانے کا رہا ہے کیونکہ یہ وائرس اور خلیہ دونوں کی سطح پر موجود ہوتی ہے۔

ایڈز کے خلاف ویکسین کی کیا خصوصیات ہونی چاہئیں

(۱) ایک ایسی ویکسین بنانے کی ضرورت ہے جو کہ HIV کو ٹی خلیوں (T-CELLS) اور میکروفیجز (MACROPHAGES) میں داخل ہونے سے روکے۔

(2) ویکسین کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ وائرس پر قبل اس کے کہ وہ دماغ میں داخل ہوجائے قابو پالے کیونکہ ایک دفعہ جب جراثیم وہاں داخل ہوجائیں تو پھر وہ جسم کے نظام دفاع کی زد سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(3) ویکسین کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ وہ جسم کے نظام دفاع کو اس قابل بنادے کہ وہ HIV کی تمام کی تمام بے شمار شکلوں کو پہچان سکے۔

(4) ویکسین اس قابل ہو کہ وہ ہر عمر جنس اور انفیکشن کے خطرے کی زد میں آئے ہوئے لوگوں کو تحفظ مہیا کرسکے۔

(5) ویکسین اس بات سے بھی مبرا ہونی چاہیے کہ کہیں وہ خود ہی ایڈز کی بیماری پیدا نہ کردے۔

ویکسین کی جن قسموں پر ابھی تک سب سے زیادہ ریسرچ ہوئی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) HIV کی جین کے ٹکڑے کو کسی غیر ضرر رساں وائرس یا ADJUVENT کے ساتھ ملاکر (VACCINE) تیار کرنا

(2) اینٹی اڈیوٹائپ ویکسین ANTI IDEOTYPE VACCINE یعنی CD4 RECEPTOR کے خلاف اینٹی باڈی کے خلاف اینٹی باڈی بنانا جو CD4 سے مشابہت رکھتی ہو اور HIV کے ساتھ جڑ سکتی ہو۔

(3) HIV کے وائرس کو مار کر ویکسین بنانا KILLED HIV VACCINE یہ ویکسین کافی خطرات کی حامل ہوسکتی ہے۔

بیماری کی بین الاقوامی صورتحال

ایڈز کی وبا، کی صورت میں اسوقت دنیا جس خوفناک خطرے سے دوچار ہے بہت سے لوگوں کو ابھی اس کا اندازہ نہیں ہے۔ یہ عالمگیر وبا ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور آئندہ جاکر یہ کیا صورت اختیار کرے گی۔ اس کے متعلق کچھ کہنا ابھی مشکل ہے۔ لیکن ابتدائی آثار ایک خطرناک تباہی کی نشان دہی کر رہے ہیں۔

ابتدائی اندازوں کے مطابق ۱۹۸۸ء تک دنیا میں 250,000 افراد اس سے بیمار ہوچکے تھے اور اندازاً 5 سے ۱۰ ملین تک لوگ اس کے وائرس سے آلودہ (INFECTED) ہوچکے تھے۔ اور خیال ہے کہ 1993ء تک مزید ایک ملین اور افراد اس میں شامل ہوجائیں گے۔

1991ء تک صرف امریکہ میں ۱۰ ہزار سے 20 ہزار تک بچے اس مرض کا شکار ہو جائیں گے۔ ان اعداد و شمار کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بہت سے غیر ترقی یافتہ ممالک میں ابھی اس بیماری کے خطرے کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی اور وہاں اس کی تشخیص اور رپورٹ کرنے کی بہت کم سہولتیں ہیں۔ جن ممالک نے 1988ء تک WHO کو ایڈز کی بیماری کی رپورٹ دی۔ ان کی تعداد 175 تھی ان میں سے 138 ممالک نے کم از کم ایک ایڈز کے کیس کی رپورٹ دی۔

دنیا میں اسوقت اس انفیکشن کی تین شکلیں نظر آرہی ہیں

(۱) پہلی شکل صنعتی ممالک یعنی شمالی و جنوبی امریکہ مغربی یورپ سکنڈے نیویا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں نظر آتی ہے یہاں ۹۰٪ مریض جنسی بے راہروی اور نشہ آور دواؤں کے عادی ہیں

(2) دوسری شکل افریقہ، کیریبین اور جنوبی امریکہ کے علاقوں میں نظر آتی ہے جہاں عام طرز زندگی گزارنے والے مردوں اور عورتوں دونوں میں یہ بیماری یکساں طور پر پائی جاتی ہے

(3) تیسری شکل صرف مشرقی یورپ، شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ ایشیا، اور بحرالکاہل کے علاقوں (آسٹریلیا، اور نیوزی لینڈ کے سوا) سے مخصوص ہے۔ یہاں پر اس بیماری کے نسبتاً کم واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کا واسطہ پہلی دو قسم کے مریضوں سے رہ چکا ہوتا ہے۔

جو براعظم اس بیماری سے زیادہ متاثر ہوا ہے وہ براعظم افریقہ ہے جہاں اس بیماری کی ہر شکل موجود ہے۔ پہلی اور دوسری شکل جنوبی افریقہ میں نظر آتی ہے اور تیسری شکل شمالی افریقہ میں پھیلی ہوئی ہے جس

باقی صـ پر

GP 120

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

عراق پر کویت کے حملے کے نتائج کیا ہونگے

اس بات میں اب شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مشرق وسطیٰ کے سیاسی اقتصادی اور فوجی حالات پر عراق کے کویت پر حملے کے دور رس نتائج نکلیں گے۔ عراق نے جسطرح کویت کو آناً فاناً ملیامیٹ کر دیا ہے اس سے تمام چھوٹے ملکوں میں اپنی حاکمیت اور آزادی کی حفاظت کے بارے میں شک وشبہات کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اسی طرح چھوٹے ملکوں کی آزادی۔ بنیادی حقوق اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے بارے میں انٹرنیشنل قانون کی بے بسی بھی واضح ہو کر سامنے آگئی ہے۔

دوسرا واضح نتیجہ اس سے یہ نکلا ہے کہ اب سپر پاورز کی اس علاقے میں موجودگی غیر محدود عرصہ تک ضروری سمجھی جائے گی اور اس بارے میں امریکہ کی موجودگی تو بہرحال یقینی ہوگی کیونکہ روس اس وقت مجبور ہے کہ اپنی اندرونی سیاسی صورت حالات اور اقتصادی بدحالی کی وجہ سے اس معاملے سے دور ہی رہے اس لئے دوسری توازن قائم رکھنے والی طاقت یعنی روس کی غیر موجودگی میں بہرحال امریکہ کو اس معاملے میں تو کوئی رکاوٹ نہ ہوگی کہ وہ اپنی مرضی کا کردار ادا کرے۔ اگرچہ اس سارے آپریشن کے لئے بہت بڑی رقم درکار ہوگی۔ لیکن اس رقم کا پورا کرنا تیل کی دولت سے مالامال عرب حکومتوں کے لئے ایسا پریشان کن نہیں ہوگا۔

اس ساری صورت حالات کے پیش نظر امریکہ جو اپنی دفاعی اخراجات میں کمی کا سوچ رہا تھا۔ اس سے احتراز کرے گا۔ اب تک جو اخراجات روسی خطرے کے مقابلے کے لئے کئے جاتے رہے ہیں اب خلیج میں واقع ریاستوں کی حفاظت کے لئے جاری رکھے جائیں گے۔ بلکہ اب اس کی مستقبل کی سکیموں میں تیز رفتاری سے نقل وحرکت کرنے والی فوج کی تیاری کا عنصر شامل کئے جانے کی باتیں ہو رہی ہیں تاکہ ایسے ہی پیش آنے والے علاقائی مسائل سے فوراً اور اچھی طرح نپٹا جا سکے۔

اس کے علاوہ اس کا ایک اثر مغربی یورپ کی تنظیم ناٹو پر پڑے گا۔ جو کہ اب تک صرف کمیونسٹ خطرے کے لئے کام کرتی رہی ہے۔ میخائل گورباچوف کے برسر اقتدار آنے کے بعد کمیونسٹ خطرہ تقریباً دور ہو چکا ہے۔ لیکن عراقی حملے نے مغربی ممالک کو چوکنا کر دیا ہے۔ اور مغربی یورپ کے ممالک اب دوبارہ اس تنظیم کو زندہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس سلسلے میں اطالوی وزیر خارجہ کا انٹرویو جو انہوں نے نیوز ویک کو دیا اور اس رسالے کی ۲۰ جولائی کی اشاعت میں چھپا نہایت اہم ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ناٹو کو ختم کرنا ایک انتہائی سنگین غلطی ہوگی۔ اگرچہ ہم ایک بہتر اور پرامن یورپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لیکن کمیونزم اور مارکٹ اکانومی کی محاذ آرائی کی جگہ اب مغربی ممالک اور اسلامی ممالک کی محاذ آرائی نے لے لی ہے۔

پس اسلامی دنیا کی طرف سے اس موہوم خطرے کے نام پر اب ناٹو کی افواج کا پورے کیل کانٹے سے لیس رکھا جانا بعید از امکان نہیں۔

اس منظر نامہ میں ایران کی ایک خاص اہمیت ہوگی۔ پچھلے دو ماہ میں عراق نے ایران کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں بڑی پیش رفت کی ہے۔ عراقی صدر صدام حسین نے ایرانی صدر رفسنجانی کے ساتھ پاکستان میں ملاقات کی تجویز پیش کی تھی۔ ایران کے زلزلے کے مصیبت زدگان کی ہمدردی میں عراق نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی ہونے والی سابقہ میٹنگ میں عراق اور ایران کا یکساں موقف تھا اور عراق نے یک طرفہ طور پر ایرانی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ اور ایرانی علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلا کر وہ علاقہ ایران کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ عراق اب ایران کو کتنی اہمیت دے رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ عراق نے کویت پر حملے سے پہلے ایران کا یہ ایما حاصل کر لیا ہو کہ کویت پر حملے کی صورت میں ایران عراق پر حملہ نہیں کرے گا۔

یہ بھی دلچسپ بات ہے کہ ایران عراق جنگ کے خاتمے کے بعد سعودی عرب اور دوسری گلف ریاستیں ایران کے ساتھ تعلقات نارمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسی طرح عراق کی طاقت کو کم کرنے کے لئے مغربی طاقتیں بھی ایران کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے میں لگی ہوئی ہیں۔ اس کی تائید انگلستان اور ایران کے سفارتی تعلقات کی بحالی بھی کرتی ہے جو کہ رشدی کے قصے میں ختم ہو گئے تھے۔ اگرچہ ابھی تک اس جھگڑے میں ایران کا اپنا عندیہ معلوم نہیں کیا جا سکا۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ دونوں متحارب قوتیں ایران کو اپنی طرف کرنے کا پورا پورا جتن کریں گی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ گلف کے حالات "بزرگ شیطان" یعنی امریکہ کو بھی تہران کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لانے پر مجبور کر دیں۔ اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ میں فوجی ساز وسامان حاصل کرنے کی ایک نئی ریس شروع ہو جائے گی۔ پٹرول کی دولت کے بل بوتے پر عرب ممالک کو جدید ترین ٹکنالوجی کے حامل دفاعی سامان حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

سعودی عرب اور چین میں بڑھتے ہوئے تعلقات بھی اس میں ممد ومعاون ثابت ہونگے اور سوال صرف یہ پیدا ہوگا کہ کیا ہم سب نے ایک دوسرے کو تباہ کرنے پر اتفاق کر لیا ہے؟ عربوں میں اگرچہ کبھی بھی اتحاد نہیں ہوا لیکن عراق کے حملے نے رہی سہی کسر پوری کر دی اور اب مستقبل قریب میں عرب اتحاد کی کبھی امید نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ حال ہی میں عرب وزرائے خارجہ کانفرنس نے اگرچہ عراق کے حملے کے خلاف قرارداد تو پاس کر دی ہے لیکن کئی ممالک اس قرارداد پر رائے شماری کے وقت غیر حاضر تھے۔ اسرائیل کو اب کھلی چھٹی مل جائے گی کہ وہ انتفاضہ اور فلسطینیوں سے جس طرح چاہے بات کرے۔ کیونکہ اب کوئی عرب حکومت اسرائیل کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنے کے قابل نہیں ہوگی۔ عراق اور کویت کا تیل مل کر دنیا کا ۲۰ فیصد تیل بنتا ہے اس تنازعے کی وجہ سے یہ تیل دنیا تک نہیں پہنچ رہا۔ چنانچہ تیل کی قیمت بڑھ رہی ہے اگر یہ رجحان جاری رہا تو تیسری دنیا اور مشرقی یورپ کے اکثر ممالک کا اقتصادی حال پتلا ہو جائے گا۔ خاص طور پر مشرقی یورپ کے ممالک جو روس سے رعائتی قیمتوں پر تیل حاصل کرنے کے عادی تھے اور اب وہ نئے مارکٹ اکانومی کے چکر میں پڑے ہیں ان کے لئے یہ مصیبت خاص طور پر پریشان کن ہوگی اور اس طرح دنیا کی آبادی کا بیشتر حصہ مصائب وآلام کا شکار ہو جائے گا۔

پاکستان جہاں تیل کی قیمتیں ہمیشہ ہی ورلڈ مارکیٹ سے زیادہ رہی ہیں کو بھی ایک دھچکا لگے گا اور چھ ماہ کے دوران دوسری بار تیل کی قیمتیں بڑھانا نئی گورنمنٹ کے لئے مشکل ہوگا۔ لیکن دوسری طرف گورنمنٹ کے لئے یہ اقتصادی بوجھ اٹھانا بھی نہایت مشکل ہوگا۔ لیکن شاید یہ دوسری تیل پیدا کرنے والی حکومتوں کے تیل کی پیداوار بڑھا دینے سے کم از کم تیل کی قیمت میں اضافے کے بحران سے بچا جا سکے گا۔ کویت پر حملہ ایسے وقت میں ہوا جبکہ اسلامی ممالک کی تنظیم کے وزرائے خارجہ قاہرہ میں اپنے اجلاس میں مشغول تھے۔ لیکن وہ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کن کردار ادا کرنے کے قابل نہ ہو سکے! اور دوسری طرف اسلامی ممالک کی تنظیم کے چیئرمین امیر کویت شیخ جابر الاحمد الصباح کو سعودی عرب بھاگ کر اپنی جان بچانی پڑی۔ اس طرح اس تنظیم کی افادیت بھی ختم ہو کر رہ گئی۔ خلیجی ممالک میں تعاون کی تنظیم کے ممالک 'بحرین'۔ قطر، متحدہ امارات، اومان اور سعودی عرب بھی اپنے ساتھی ملک کویت کے لئے کچھ نہ کر سکے۔ اسطرح اب یہ تنظیم بھی اپنی ساکھ کھو چکی ہے۔ حملے کے وقت روس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ افغان مسئلے پر بات چیت کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم کے وزرائے خارجہ بھی دوسرے مسائل کے علاوہ افغان اور کشمیر کے مسئلوں پر گفت وشنید کر رہے تھے۔

لیکن اس حملہ کی سیاسی شدت کی وجہ سے یہ دونوں مسائل دنیا کی پالیٹکس سے غائب ہو گئے۔ کیونکہ اب ان سے کہیں زیادہ ضروری اور شدید مسائل سامنے آگئے تھے۔ اور اس طرح سے عراقی حملہ ان دونوں مسائل پر بھی بری طرح اثر انداز ہوا۔ اور اس طرح سے کابل اور دہلی کی حکومتوں کو اپنی من مانی کرنے کی مزید مہلت مل گئی۔

اس مسئلے نے ہندوستان جیسے ممالک کے لئے ایک غلط مثال قائم کر دی ہے۔ اور وہ سوچنے میں حق بجانب ہونگے کہ وہ بھی اپنے ہمسایہ چھوٹے ممالک کے ساتھ جس طرح مرضی سلوک کرے۔

اس حملے کے بعد دہلی میں ہونے والی خارجہ سیکرٹریوں کی میٹنگ میں ہندوستان کے منفی رویہ سے اس کا واضح اشارہ ملتا ہے۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ پاکستان کسی ایسی صورت حال کے لئے ہمیشہ تیار اور ہشیار رہے کیونکہ ہمارے لئے کبھی کوئی امریکن فوج نہیں آئے گی۔

اگر ۱۰۰ جمبو جیٹ روزانہ تباہ ہو جائیں

روس اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ تو شاید ختم ہو چکی ہے لیکن اس کے تلخ پھل شائد دنیا کو دیر تک ملتے رہیں گے۔ دنیا بھر میں ایک ارب لوگ اب بھی بھوک کا شکار ہیں۔ جب کہ آج بھی دنیا کے مختلف ممالک روزانہ قریباً ڈھائی ارب ڈالر فوجی ساز وسامان اکٹھا کرنے پر خرچ کر رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ آج بھی جبکہ بے تحاشا رقوم توپوں بندوقوں اور میزائیلوں پر خرچ کی جارہی ہیں دنیا بھر میں چالیس ہزار بچے ہر روز بیماریوں اور خوراک کی کمی کی وجہ سے مر رہے ہیں۔

شاید سیاست دانوں کے لئے چالیس ہزار مردہ بچوں کے بارے میں یہ باتیں سمجھنی مشکل ہوں کیونکہ واشنگٹن میں ہونے والی سربراہ ملاقات میں بھی جارج بش یا میخائل گورباچوف کے پاس شاید معصوم جانوں کے اس سنگین معاملے پر کہنے کیلئے کچھ نہ ہو اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ایسی سکیم ہو جس میں اس ایک کھرب ڈالر میں سے جو وہ اس سلسلے میں سال بھر خرچ کرتے ہیں کچھ بچا کر بچوں کے لئے خرچ کر سکیں۔

صرف ایک ٹرائیڈینٹ آبدوز سے بچا کے گئے فنڈز سے ۵ سال تک تمام دنیا کے بچوں کو کئی بیماریوں سے محفوظ و مامون کیا جاسکتا ہے۔ صرف ایک ٹینک کی قیمت سے افریقہ میں ایک ہزار کلاس روم تعمیر کئے جا سکتے ہیں جو کہ تیس ہزار افریقن بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے کافی ہونگے۔ اور صرف ایک ہیلی کاپٹر گن شپ کی قیمت سے بارہ ہزار سکول ٹیچروں کی تنخواہیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

یونیسف کے ماتحت کام کرنیوالے اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ کے ادارے نے اس سلسلے میں کچھ ہوم ورک کیا ہے۔ مسٹر بش اور مسٹر میخائل گورباچوف اور اسی طرح کے دنیا کے مختلف لیڈروں کو سمجھانے کیلئے انہوں نے اس مسئلہ کو ایک آسان حسابی سوال کے رنگ میں پیش کیا ہے۔

اگر ایک جمبو جیٹ جس میں ۴۰۰ مسافر سوار ہوں۔ آسمان سے گر کر تباہ ہو جائے تو یہ خبر ساری دنیا میں ایک ہیجان پیدا کر دیتی ہے اور اس خبر سے تمام دنیا میں ایک تہلکہ مچ جاتا ہے۔ اور فرض کریں کہ روزانہ ایک ایسا ہی جمبو جیٹ تباہ ہونا شروع ہو جائے تو کیا ہوگا؟

مگر وہ ۴۰،۰۰۰ بچے جو روزانہ علاج اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اگر ان کو ہوائی جہازوں کے معصوم مسافر سمجھ لیا جائے تو یہ ایسے ہی ہوگا۔ جیسے ہر روز ۱۰۰ جمبو جیٹ جن میں سے ہر ایک میں ۴۰۰ بچے سوار ہوں آسمان سے گر کر تباہ ہوتے رہیں۔

یونیسف اقوام متحدہ کا چلڈرن فنڈ اور دنیا کے یہ معصوم مگر مجبور و معذور بچے اسکے جواب کیلئے ان لیڈروں کی طرف سے جواب کے لئے منتظر رہیں گے

صدر بش مخمصے میں

صدام حسین کے ہزاروں مغربی اور دیگر لوگوں کو یرغمال بنا لینے سے صدر بش ایک عجیب مخمصہ میں گرفتار ہیں۔ اگر وہ اسی گومگو کی حالت میں رہتے ہیں تو پوزیشن زیادہ خراب ہونے کی ہی امید کی جا سکتی ہے کیونکہ صدر صدام حسین اسوقت عراق میں موجود ہزاروں مغربی باشندوں کو پکڑ کر اپنے فوجی اڈوں پر رکھیں گے۔ کیونکہ جنگ کی صورت میں انہی اڈوں پر سب سے پہلے حملے ہوں گے۔ لیکن اگر امریکہ حملہ کر دے تو یقیناً نتائج نہایت ہی سنگین ہوں گے یرغمالی مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے ہیں کہ ایران کی ناکامیاب کوشش کی طرز پر بھی کوئی مزید کوشش نہیں کی جا سکتی۔

اس طرح کی کوشش سے بھی جنگ شروع ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف امریکی اور مغربی ممالک کے سپاہیوں بلکہ ان یرغمالیوں کی جانیں بھی خطرے میں پڑ جائیں گی۔ اس کے علاوہ اس جنگ کی صورت میں عراق و ایران کے تیل اور کنوؤں اور ریفائنریوں کی طرف بڑھ کر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا جو کہ کویت کے بارڈر سے ۲۰۰ میل دور ہیں۔

جنگ کی صورت میں ہزاروں امریکی مغربی۔ یورپی اور دیگر ممالک کے لوگوں کی تباہی یقینی ہوگی۔ کیونکہ سب سے پہلے عراق کے ملٹری اڈوں مثلاً میزائیل اڈے ہوائی اڈے۔ اسلحہ کی فیکٹریاں۔ گولہ بارود کے ذخائر پر امریکہ اپنے طریقہ جنگ کے مطابق زبردست بمباری کرے گا۔ جس سے ان یرغمالیوں کی تباہی یقینی ہوگی۔ اور یقیناً امریکہ کا کوئی صدر اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

روس میں سگریٹ کی نایابی وجہ رحمت

مسٹر میخائل گورباچوف اگرچہ کمیونسٹ پارٹی کانفرنس کے دوران قدامت پسند نقادوں کی بغاوت سے تو بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ روس میں سگریٹ کی کمیابی کی وجہ سے ان کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکل صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ ہے سوویت سگریٹ پینے والوں کی بغاوت۔

لوگ شکر، صابن، دیاسلائی اور سب سے بڑھ کر گوشت کی نایابی تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن سوویت یونین کے لکھوکھا چین سموکر سگریٹوں کی کمیابی بلکہ نایابی کو برداشت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ لوگ سگریٹوں کی تلاش میں جگہ جگہ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں جبکہ سگریٹوں کے سستے ترین اور گندے ترین برانڈ بھی دکانوں سے غائب ہو گئے ہیں ڈن روپ

DNEPROPE TROVSK

ٹروسک کے صنعتی شہر میں جو کہ مسٹر لیونڈ برزنیف کے کمیونسٹ پارٹی کے پرانے مداحوں کا شہر ہے۔ وہاں عملاً دو دفعہ بغاوت کا سماں پیدا ہو چکا ہے اور وجہ صرف یہ تھی کہ لوکل فیکٹری سگریٹ کی سپلائی قائم رکھنے میں ناکام ہو گئی۔ سینکڑوں انتہائی مایوس سگریٹ نوشوں کو جب یہ علم ہوا کہ لوکل فیکٹری کی سگریٹ کی لاری نہیں آرہی تو انہوں نے شہر کی سڑکوں پر ہزاروں کی تعداد میں مارچ کر کے ان کو بلاک کر دیا۔ اور پبلک ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام کر دیا۔

پراودا نے رپورٹ کیا ہے کہ سوویت یونین کی ۲۴ میں سے صرف ۶ فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ باقی ۱۸ ضروری سامان نہ ملنے کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

روس کا سب سے سستا سگریٹ PAPIROSY محض گتے کی سپلائی نہ ملنے کی وجہ سے اپنی سپلائی بازار میں لانے سے معذور ہے۔ پراودا جو کہ روس کا سب سے قابل اعتبار اخبار ہے، اس نے لکھا ہے کہ سوویٹ تمباکو نوش ہر سال ۴۵۵ ارب سگریٹ پیتے ہیں۔ لیکن سگریٹ بنانے والی فیکٹریاں اب صرف ۴۰۵ ارب سگریٹ بنانے کی اہل ہیں۔ اور یہ ۵۰ ارب سگریٹ کا خلاء ساری مصیبت کی جڑ ہے۔

پراودا نے اس تاریک صورت حال کا ایک روشن پہلو دیکھا ہے۔ ملک میں لوگوں کے پاس دولت کی بھرمار ہے جس سے کئی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اگر سگریٹ کی سپلائی کی صورت حالات جلدی بہتر نہ ہوئی تو سگریٹ کی قیمت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ یہ جلد ہی تمام فالتو دولت کو سمیٹ لے گی اور لوگ اس سے جلد ہی چھٹکارا حاصل کر لیں گے اور نتیجتاً وہ تمام برائیاں جو اس کے نتیجے میں پیدا ہو رہی ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

COURTESY DAWN

دنیا میں آبادی کا مسئلہ

دنیا کی آبادی اس وقت ۵۶۳ ، ارب ہے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اس صدی کے آخر تک یہ آبادی ۶۲۳ ، ارب ہو جائے گی۔ بعض دیگر لوگ اس سے بھی زیادہ اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ بات ورلڈ بنک کے صدر باربر کینیبل نے بتائی۔ دراصل ورلڈ بنک آبادی کے اس دباؤ کے معاملے میں بہت حساس ہے۔ کیونکہ اس اضافہ آبادی کی وجہ سے بنک کا اصل مقصد یعنی غربت کو کم کرنا اور اقتصادی ترقی کو تیز تر کرنا بہت حد تک ناکام ہو جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ میں ورلڈ بنک نے بتایا ہے کہ دنیا کے ایک چوتھائی لوگوں کی سالانہ آمدنی ۳۷۰ ڈالر سے بھی کم ہے۔

آبادی کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے اور آبادی کی بہتر صحت اور خوراک کے لئے ورلڈ بنک نے قرضے بھی دینے شروع کر دیئے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں ان قرضوں کی مقدار ۵۴ ملین ڈالر تھی جب کہ ۱۹۹۰ء ـ ۱۹۸۹ء میں یہ مقدار ۹۳۳ ملین ہو چکی ہے۔ اور بنک والوں کا کہنا ہے کہ اس رقم میں سے ۱/۲ آبادی کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔

اسی طرح اقوام متحدہ نے بھی آبادی کے کنٹرول کے لئے ایک فنڈ کھول رکھا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک نمائندے نے بتایا ہے کہ ہر سیکنڈ میں ۳، انسانوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہر روز ڈھائی لاکھ لوگ دنیا کی آبادی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

۱۹۹۰ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک ہر سال تقریباً ۱۰۰ ملین کے حساب سے آبادی بڑھتی رہے گی۔ جو کہ تقریباً مشرقی یورپ یا وسطی امریکہ کی آبادی کے برابر ہے۔ یا پھر دوسرے لفظوں میں ان دس سالوں میں پورے ایک ارب انسان یا ایک نیا چین، دنیا کی آبادی میں شامل ہو جائیں گے۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اندازے ناقابل یقین حد تک زیادہ ہیں لیکن ماحولیاتی گروپ کا عالمی ماخذ ادارہ یقین رکھتا ہے کہ آبادی ۱۴، ارب تک بھی بڑھ سکتی ہے۔ اور سب سے افسوسناک امر یہ ہے کہ آبادی کی یہ بڑھوتری ان ملکوں میں ہوگی جو کہ اس کو برداشت کرنے کے سب سے زیادہ نااہل ہیں۔ مثلاً نائیجیریا جس کی آبادی ۱۹۵۰ء میں ۳ کروڑ تھی ۲۰۲۰ء میں اس کی آبادی ۳۰ کروڑ ہوگی یعنی ۱۰ گنا اضافہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۲ سے آگے

میں SAHEL کا بہت سا علاقہ شامل ہے۔ ایشیاء اور بحر الکاہل کے علاقوں میں صورتِ حال کم خطرناک ہے۔

مغربی یورپ میں اس بیماری کا نقشہ زیادہ تر امریکہ سے ملتا ہے لیکن مشرقی یورپ میں نمایاں طور پر اس مرض کی کمی ہے۔ اس کی وجہ مغربی اور مشرقی یورپ کے درمیان طرزِ زندگی کا فرق بیان کی جاتی ہے۔ یعنی جنسی بے راہ روی اور (DRUGS) نشہ آور ادویہ کے استعمال کی کمی۔

غیر ترقی یافتہ ممالک میں HIV کے انفیکشن کی موجودگی کا پتہ چلانے کیلئے ایک سادہ اور سستے ٹسٹ کی فوری ضرورت ہے۔

اس وقت تک دنیا میں اتنے زیادہ افراد اس وائرس سے انفیکٹڈ ہو چکے ہیں کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ نئے انفیکشن نہیں ہوں گے (جو کہ ناممکن ہے) تو پھر بھی ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد کئی ملین تک جا پہنچے گی۔ ایک اندازے کے مطابق اگلے ۲۰ سال میں دنیا کی آبادی کا ۱۵٪ اور بعض ممالک کی آبادی کا ۴۰٪ اس بیماری سے لقمۂ اجل بن جائے گا۔

ایڈز کی وجہ سے ملکوں کی اکانومی پر بھی بہت برا اثر پڑے گا۔ ترقی یافتہ ممالک میں 20 سے 49 سال کے درمیان عمر کے لوگوں کی اموات اس مرض کی وجہ سے بہت بڑھ جائیں گی اور اس سے اکانومی کا متاثر ہونا لازمی امر ہے۔

مغربی مذہبی دنیا کا ردِّ عمل

مغربی ممالک میں عیسائی مذہبی حلقوں میں اس بیماری کے مریضوں کے متعلق دو طرح کے ردِ عمل پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ ان مریضوں کے متعلق نفرت آمیز رویہ رکھتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ بیماری ان لوگوں کو خدا کی طرف سے ان کی کرنی کی سزا ملی ہے اور بطور عذاب کے ہے۔

دوسرا گروہ اس طرزِ عمل پر کڑی تنقید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ محض ایک بیماری ہے جو ایک مہلک وائرس سے پیدا ہوتی ہے اور کسی گناہ کا نتیجہ نہیں ہے کیونکہ خدا تو محبت ہے اور اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے انہیں سزائیں نہیں دیتا۔

ہمارا مذہب کیسا پیارا مذہب ہے جو ہمیں درمیان کی راہ پر چلاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مریض بہر حال مریض ہے اور بحیثیت انسان اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا جائے اور اس کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کی جائے قطع نظر اس کے کہ اس کے ذاتی اعمال کیسے ہیں۔

لیکن یہ بات بھی انسانی ہمدردی کی ہی ایک شکل ہے بلکہ سب سے اہم ہمدردی یہی ہے کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے رب کی طرف متوجہ کروایا جائے اور نیک اور پاک اخلاق والی زندگی گزارنے کی نصیحت کی جائے۔ اسے ایسے اعمال سے متنبہ کیا جائے جو خدا کے غضب اور ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نصیحت میں محض ہمدردی کا جذبہ کارفرما ہو۔

نوٹ:۔ اس مضمون کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل سے استفادہ کیا گیا۔

① AIDS- FACTS AND ISSUES
BY VICTOR GONG, M.D
AND NORMAN RUDNICK,
EDITORS.

② SCIENTIFIC AMERICAN
(Oct. 1988)
WHAT SCIENCE KNOW
ABOUT AIDS.
(A SINGLE TOPIC ISSUE)

③ NATIONAL GEOGRAPHIC
(MAY. 1988)

④ THE PLAGUE YEARS
A CHRONICLE OF AIDS
THE EPIDEMIC OF OUR TIMES
BY DAVID BLACK

اعلان دار القضاء

مکرم رانا محمد بخش صاحب مکان ب 4/30 محلہ دار الرحمت شرقی کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کا پلاٹ و مکان 4/30 محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ان کے دو بیٹوں طارق محمود سلطان اور نصیر احمد ناصر کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

★ مکرم کریم احمد صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری۔ کراچی کا نکاح مورخہ ۴ جولائی ۱۹۹۰ء کو محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال میں عزیزہ مسرت نسرین صاحبہ بنت محترم قریشی محمد الحمید صاحب آف ناظم آباد (جو کہ محترم شیخ بہادر علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے ہیں) بعوض پانچ ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا۔

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۹۰ء کو شادی کی تقریب ہوئی۔ اور ۹ جولائی ۹۰ء کو دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی جس میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت کے بہت سے احباب نے شرکت فرما کر دعا کی

★ مکرم مجید احمد صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کا نکاح مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۰ء کو عزیزہ فرح صاحبہ بنت محترم رشید احمد صاحب نذیر آف کراچی (جو کہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی کے صاحبزادے ہیں) سے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ نے بعوض پانچ ہزار ڈالر حق مہر واشنگٹن امریکہ میں پڑھا اور بعد ازاں نیو یارک میں محترم ڈاکٹر منیر احمد صاحب نذیر کے مکان پر شادی کی تقریب ہوئی۔ جس میں احمدی احباب اور مستورات نے شرکت فرمائی۔

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو مجید احمد صاحب نے فلوریڈا میں دعوت ولیمہ دی جس میں وہاں کے احمدی احباب اور مستورات شامل ہوئے۔ کریم احمد صاحب اور مجید احمد صاحب حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اعلان ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد الشکور صاحب زاہد آف اوکاڑہ کو مورخہ ۱۸-۷-۹۰ کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت ساجد احمد زاہد نام عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

عطا نہ کرے کہ ہم اس کے لئے اور اس کی خاطر اس کے بندوں اور اس کی مخلوق پر احسان کرنے والے ہوں۔ تو سوائے اللہ کے میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس کے تو یہ معنے ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک بچہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو اور کہے کہ میں سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے اے میرے باپ میں ادب و احترام کی وہ چادر پھاڑ دوں گا جو اللہ نے مجھے پہنائی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کو کہے کہ چونکہ میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے میں تجھ پر شفقت کا ہاتھ نہیں رکھوں گا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی استاد اپنی کلاس کو یہ کہے کہ چونکہ سوائے اللہ کے میں کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے میں تمہیں اتنا ماروں گا اتنا ماروں گا کہ بے ہوش کر دوں گا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی شاگرد کلاس میں اپنے استاد سے کہے کہ چونکہ میں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے تمہارے ہاتھ میں جو سوٹی ہے اس کی میں کیا پرواہ کرتا ہوں تم میری طرف سوٹی اٹھاؤ گے تو میں تمہیں اٹھا کر زمین پر دے ماروں گا۔ غرض اس فقرہ کے کہ میں اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا وہ معنے نہیں جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں۔"

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء ربوہ

(احمدی بیگم صاحبہ بابت ترکہ میجر عارف زمان صاحب)

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ بنت مکرم میجر عارف زمان (حال مقیم امریکہ) نے درخواست دی ہے کہ وہ اپنے والد صاحب کے ترکہ مکان ۱/۲ محلہ دار الصدر شمالی از روئے شریعت و فیصلہ قضاء ۱/۴ ۳ مرلہ (سوا تین مرلے) کی مالک ہیں وہ اپنا حصہ اپنی ہمشیرہ مبارکہ صدیق صاحبہ بنت میجر عارف زمان صاحب کو دینا چاہتی ہیں۔ براہ مہربانی یہ حصہ مبارکہ صدیق صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(مبشر احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ مولوی عبد الرزاق صاحب)

"مکرم مولوی عبد الرزاق صاحب سکنہ

مکان نمبر A-7/1 بلاک نمبر ۱۵ ڈیرہ غازیخان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود امانتاً رقم مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ہمیں ادا کی جائے لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔"

اعلان برائے لجنات

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہوگا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۔/۱۵ ، ۔/۴۵	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۔/۱۵۰	زد جامِ عشق ۔/۱۲۰
تریاقِ معدہ ۔/۸ ، ۔/۱۶	روشن کاجل ۔/۵	سُرمہ جواہر ۔/۵

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ — فون نمبر ۶۳۴

کیوریٹو کورسز

هوالشافی — CMC

PILES COURSE	۔/۴۰	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۔/۶۰	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۔/۱۶۵	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۔/۱۸۰	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۔/۱۰۰	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۔/۴۵	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۔/۴۰	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۔/۷۵	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۔/۱۰۰	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

ہیڈ آفس

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور کراچی — گولبازار - ربوہ فون نمبر ۷۷۱ - ۶۰۶

خبریں

ملکی خبریں

○ سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے وفاقِ پاکستان کی جانب سے دائر کی گئی انتقال مقدمہ کی چھ درخواستیں باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے خواجہ طارق رحیم (لاہور) میاں مظفر شاہ (پشاور) خالد خان (بلوچستان) زائر سکندر خان (لاہور) اور وکلا محاذ برائے تحفظ دستور کو ۱۵ ستمبر کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ فاضل عدالت نے وفاقی حکومت کی حکم امتناعی کی درخواست منظور کرتے ہوئے قومی اسمبلی توڑنے سے متعلق صدر مملکت کے احکام کے خلاف مدعا علیہان کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ، پشاور ہائی کورٹ اور بلوچستان ہائی کورٹ میں دائر کی گئی آئینی رٹ درخواستوں کی سماعت ۱۵ ستمبر تک روک دی ہے۔

○ بھارت میں امریکی سفیر ولیم کلارک نے کہا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ تنازعہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی اور اسلام آباد کے لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر پر جنگ فریقین کے لئے بہت مہنگی پڑے گی۔

○ عبوری کی نگران حکومت ابھی تک سابق وزیر اعظم مسز بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمات چلانے کے بارے میں بحث کا شکار ہے۔ یہ بحث اس بارے میں نہیں کہ ان پر کیا الزامات لگائے جائیں بلکہ اس سلسلے میں ہے کہ یہ اقدام کب کیا جائے۔

○ تہران ریڈیو نے نئی دہلی سے اپنے نمائندے کی رپورٹ میں بتایا ہے کہ بھارتی وزارتِ خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار ہری کشن سنگھ کے مطابق کنٹرول لائن پر ہونے والی حالیہ جھڑپوں میں ۵۴ بھارتی فوجی لاپتہ ہوئے ہیں۔ بھارت نے اپنے ان لاپتہ فوجیوں کا سراغ لگانے کے لئے پاکستانی حکام سے رابطہ قائم کیا ہے لیکن پاکستان نے ان بھارتی فوجیوں کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔

○ ملیر توسیع اور ماڈل کالونی کراچی میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ۴ افراد ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے۔ فائرنگ کار اور موٹر سائیکل سے کی گئی۔ فائرنگ سے علاقہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پولیس کا گشت

غیر ملکی خبریں

○ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب اور دوسری خلیجی ریاستوں میں امریکی فوج کیخلاف جس میں زیادہ تر یہودی ہیں عوامی طور پر مزاحمت بڑھ رہی ہے اور شاہ فہد کے پہلے سے موجود مخالفین کے علاوہ کئی دوسرے چھوٹے چھوٹے زیرِ زمین گروپ وجود میں آ گئے ہیں۔

○ ایک غیر ملکی نامہ نگار جو حال ہی میں خلیج میں اپنے اخبار کیلئے کام کرنے کے بعد پاکستان آیا ہے کے مطابق خلیج اور دوسرے عرب علاقوں میں صدام حسین کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نامہ نگار کیمطابق امریکی اپنے ساتھ اپنے معاشرے کی ساری خرابیاں لے کر سعودی عرب آئے ہیں اور ان امریکیوں کیلئے حال ہی میں شراب کے دو سو ملین ڈبے سعودی عرب بھجوائے گئے ہیں۔ خلیج سے حال ہی میں واپس آنے والی ایک غیر ملکی خاتون نامہ نگار کیمطابق عرب باشندے امریکی خواتین فوجیوں کی بے شرمی کے مظاہروں اور سرِ عام فحاشی کے مناظر سے سخت بے چینی کا شکار ہو رہے ہیں اور ان میں سے اکثر دبے دبے لفظوں میں وہاں موجود غیر ملکی نامہ نگاروں سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ جن یہودیوں سے حرمین شریفین کو حقیقی خطرہ ہے اور جو اپنے آقا امریکہ کے تعاون سے مکہ و مدینہ کو اپنی ملکیت کا حصہ کہنے پہ اصرار کرتے رہتے ہیں انہی کو مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے

پتہ